جلد ۲ | [illegible] دوشنبہ [illegible] جمادی الآخر [illegible] ہجری مطابق [illegible] مارچ [illegible] عیسوی | نمبر ۱۰

## مقدمہ اجمیتی
### بہروپیوں کی وحشت نے گھبرا دیا

[illegible]

## آستین کے سانپ ممبر

[illegible]

## منشی صاحب کی فیاضی

[illegible]

# اب کوئی آئے مقابلہ مین

ہماری گورنمنٹ نے جو یہ دیکھا کہ ہر سلطنت مین اب خورش کا مادہ پیدا ہوگیا ہے - اور ٹرانسوال جنگ کی فتح بوئرزاد ذہن مین پڑ گئی ہے - اس وجہ سے جرمن فرانس وغیرہ مین یہ حوصلہ ہوگیا ہے کہ کبھی کبھی ادھر منہ مار دینے کا ارادہ کرلیتی ہین - ان سلطنتون نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ٹرانسوال جنگ نے انگریزی شجاعت کی قلعی کھول دی - اسلئے اب ہماری گورنمنٹ نے اپنی فوج کو زیادہ دلاور اور مشاق بنانے کا ارادہ کر لیا ہے - انگریزی فوجین تو قدرتی شجاع اور فن جنگ سے واقف ہین - توپ بندوق کی نشانہ بازی انکی گھٹی مین پڑی ہوئی ہے اور انکو زیادہ تربیت دینے اور انکی شجاعت کی چھری کو سان پر چڑھانے کی ضرورت نہین - مگر ہان دیسی فوج کا خمیر چونکہ ہندوستان کے پتلے اور کمزور پانی سے ہے اسلئے انکو بہادر بنانے اور بہادری کو باڑھ پر چڑھانے کی ضرورت ہے - چنانچہ دیسی سوارون کے لئے بالفعل یہ تجویز ہوئی ہے کہ ان سے نشانہ بازی کی خوب مشق کرائی جائے - پہلے ہر سوار کو نشانہ جانچنے کے لئے اسی فیر کا سامان ملتا تھا - مگر اب ۱۰۰ فیر کا ملا کریگا - تاکہ کسی کروٹ کسی پہلو کا نشانہ خطا نہ کرے - اور دشمن کا سینہ چھیدے اڑ جائے - ترچھے - چت پٹ جس پہلو پر چاہین فیر اڑا دین - اور گولی ٹھیک ٹھیک دشمن کے جگر مین بیٹھے - اس سال کے اندر انشاءاللہ کل قزلباش بے خطا ہو جائیگا - ہند یہ بھی ہو سے تجویز کر لیا گیا ہے کہ آئندہ سال کے شروع ہوتے ہی تمام دیسی فوج کو دو کروڑ فیرون کا سامان دیا جائے - اسکی نسبت یہ نہین ظاہر کیا گیا کہ اتنا سامان ہوگا کیا - ہمین ضرور کوئی خفیہ راز ہے -

# ڈچونکا سامان جنگ

خدا جانے ڈچون کو سامان جنگ کون پہنچاتا رہتا ہے یا انھون نے پہلے ہی اسقدر بہم پہنچا کر لیا ہے کہ قیامت تک دیوالہ نہ نکلے - روزمرہ کے مقابلون مین جو سامان ضایع ہوتا رہتا ہے وہ الگ اور ہماری بہادر فوج جو لوٹتی رہتی ہے وہ الگ - مگر بوئرون کا سامان جنگ کسیطرح ختم ہی نہین ہوتا - بوئرون کے پاس کوئی قلعہ نہین - گودام نہین - جنگل کے جھنڈون اور پہاڑ کے غارون مین انھون نے اپنا سامان ڈال رکھا ہے - ہمارے فوجی افسر بھی جا بجا اوسکی خوشبو لیتے پھرتے ہین - کئی دفعہ ایسا ہوچکا - انگریزی جاسوسون نے بوئرون کے خفیہ سامان جنگ کا پتہ لگا لیا - اور ہماری بہادر فوج نے بہت پھیری کردی - حال مین بھی کرنل رنگٹن نے ڈچون کے سامان کا پتہ لگا لیا - ایک غار مین سے ۲ ہزار ہنری مارٹینی بندوقین ملین - اور ۱۰ ہزار لیمفیلڈ رائفلین اور سیکڑون کارتوس ملے - چھوٹی چھوٹی دوربین بھی تھین - اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ اس غار کے آسپاس بوئرون کی بہت سی لاشین بھی پڑی ملین - یہ تعجب کی بات ہے کہ وہان انگریزی فوج سے کبھی مڈبھیڑ تو ہوئی نہین پھر اونکی لاشین کیسے پڑ گئین - معلوم ہوتا ہے کہ ہماری بہادر فوج کی ہیبت ہی اب بوئرون کا خاتمہ کرنیکی کوشش مین لگ گئی ہے - کیونکہ جشن تاجپوشی قریب ہے یہ کارروائی اوسی کی معلوم ہوتی ہے کہ ہماری بہادر فوج کا نہ تو پایا [illegible] نہ کوئی حملہ کا نتیجہ کیا - نہ لارڈ کچنر کو اہتمام کی خبر [illegible] انگریزی فوج وہان پہنچ گئی - اور پہنچتے ہی یہ دیکھا کہ بوئرون کی لاشین پڑی ہوئی ہین [illegible]

# فوجی چل چلاؤ

سمجھ مین نہین آتا کہ بوئر ہین کیا بلا - ہماری بہادر فوج ۲ سال سے اونکی سرکوبی کر رہی ہے مگر وہ کسی طرح قابو ہی مین نہین آتے - انگریزی فوج کی تعداد اونسے دس حصہ زیادہ ہے لیکن وہ کسیطرح مغلوب نہین ہوتے - غضب تو یہ ہے کہ دو لاکھ سے زیادہ فوج جیسے مینے پر بھی لارڈ کچنر فوج کے لئے ہائے ہائے کئے جاتے ہین - سمجھ مین نہین آتا کہ وہ فوج کا کرتے کیا ہین - یہ تو ممکن ہی نہین کہ بوئر ہماری ہی فوج کو کاٹے ڈالتے ہون اور خود نہ کٹتے ہون بلکہ لارڈ کچنر کی رپورٹون سے تو یہی ثابت ہوتا رہتا ہے کہ ہر جنگ مین ہماری ہی فوج کا زبردست رہتا ہے - بوئر سیکڑون مارے جاتے ہین - ہماری فوج کے دو تین سے زیادہ نہین مرتے - اگر ڈچون نے بہت زور لگایا - اور جان توڑ کے مرمار کی - تو دس پندرہ مرگئے - اور چالیس پچاس زخمی ہوگئے - پھر کیا وجہ ہے کہ فوج پر فوج مانگی جاتی ہے - یہ سارا زمانہ جانتا ہے کہ بوئرون مین اب ذرا بھی دم نہین رہا لیکن پھر بھی لارڈ کچنر برابر فوج مانگ بیٹھے -

حال مین بھی ۲۰۰۰ فوجی گورے بمبئی سے شمال بھیجے گئے ہین - بظاہر تو کوئی ضرورت نہین معلوم ہوتی ہے - شاید یہ وجہ ہو کہ ہندوستان مین جو گورہ فوج مقیم ہے انکی چستی چالاکی کا نمونہ دیکھنا ہو - یا انکو لشکر کی جنگ کا نمونہ دکھانا ہو - اور ولایتی فوج کی بہادری سے سبق دینا منظور ہو - یا محض تبدیل آب و ہوا مقصود ہو - تاکہ ہندوستان کے کمزور پانی سے انگریزی فوج بزدل نہ ہوجائے یا بوئرون کے خون کا مزہ چکھانا منظور ہو کیونکہ بس اب صرف ہمین کی ولایتی فوج باقی رہ گئی ہے

## کوہ ٹلدہ ٹلدوے نہ ٹلدہ فقیر

بمبئی والے فرنچ ہی فلنت کے منتسب ہیں۔ انہیں کوئی کسی پہلو سے بھگائے کسی ڈھب سے راہ پر لائے مگر ممکن ہی نہیں کہ وہ سمجھ جائیں۔ اور ہماری دولت گورنمنٹ تو یہی چاہتی رہتی ہے کہ کسی طرح یہ بھی انسانیت کی جون میں آجائیں مگر تو یہ بھی جناب وہ تو مجھے پرا اٹھ ہی نہیں دھرنے دیتے۔ ابھی ابھی پانچ تو پر زادوں کی کھیپ مدراس میں آئی ہے جنمیں سے ۲۳ قیدی احمدنگر کو دھکیل دئے گئے اور ۴۵ قیدی ناسک کی سیر کو چلتے ہی بھیجے گئے اور ۱۳۲ بنگلور اور ۳۲ بلاری کو روانہ کئے جائیں گے ہماری سرکار نے تمہارے لئے یہ کہا کہ اگر اس عہدنامہ پر دستخط کردو کہ ہم اب تو کبھی نہ لڑیں گے تو ابھی تمہیں چھوڑ دیا جائیگا۔ پھر مزے سے عیش کرو اپنے گھر پر آرام سے بیٹھو۔ کھاؤ۔ آرام سے زندگی کے دن کٹتے جاویں۔ کوئی تمہارا مزاحم نہ ہوگا۔ بلکہ تمہارے آرام و آسائش کیلئے زمینوں میں بیاوڑیں پر ہی گھوسلے بنائے جائیں گے۔ اور وہاں پر تمہارے ننھے ننھے بچوں کی تعلیم و تربیت کا بھی ضرورت کے بموجب انتظام کر دیا جائیگا اور جابجا ہماری جلدی جلدی گورنمنٹ بھی کوشش کر رہی ہے۔ مگر جناب مثل مشہور ہے۔ اصل سے خطا نہیں کم اصل سے وفا نہیں۔ ان نامعقولوں کے نصیب کہاں کہ یہ اخلاق کی قدر جانیں۔ انہوں نے صاف جواب دیدیا کہ خبردار آئندہ ایسی باتیں کبھی ہم سے مت کہنا۔ بلا سے ہمیں قید کی مصیبتیں پڑیں۔ ہم سب کو صبر و استقلال سے جھیلینگے مگر یہ نہ ہوگا کہ ہم چند سال کی تکلیف سے اپنی اولاد کو مٹی میں ملائیں۔ اور نہ ہمیں یہ ہرگز منظور ہے کہ ہم جیتے جی اپنے آپ کو خود فضول کی مصیبت میں گرفتار کرینگے۔ ہم خود خدا کے فضل سے محنتی اور جفاکش ہیں اور ہمارے بزرگوں نے بھی ہمیشہ انہی کاموں کو کیا ہے۔

## مسلمانو! ابتو خوش ہو جاؤ

لیجئے حضرت۔ خوب او چلے کو ٹرے بغلیں بجائیے۔ ایجانب نے محض آپکی خاطر سے اسقدر سخت سخت مصیبتیں اٹھائیں۔ اور انواع اقسام کے مصائب جھیلے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اب وہ مصیبتیں اور تکلیفیں ٹھکانے لگ گئیں۔ کیوں نہ ہو آخر ایجانب ہیں کون "پنچ بہادر" اور بہادر بھی کیسے بہادر ابن البہادر یا بہادر ابن البہادر۔ اب بہادر اور اب اب البہادر جس امر میں خود بدولت تکلیف فرمائیں۔ اسمیں وہ کام نہ ہو کیا مجال ابی حضرت اگر ذرہ بھی برافروختہ ہو جائے تو زمین اور آسمان ایک کردئے جائیں۔ ایجانب نے گھر بیٹھے ہی بیٹھے ملک کا کریڈیٹ اور ریلوے فورًا بیشتر تیار کرادیا۔ ہماری رعایا کو دور دراز ملکوں کے سفر میں بہت بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ اب یہاں سے خبر آئی ہے کہ بغداد ریلوے عنقریب سال کے اندر ہی اندر تیار ہو جائیگی۔ اور ہندوستان سے انگلینڈ کا سفر آٹھ روز میں طے ہوا کریگا۔ اور لندن سے قسطنطنیہ تک ۷۰ گھنٹے میں اور قسطنطنیہ سے قونیہ تک ۱۲ گھنٹے ہیں۔ اور قونیہ سے خلیج فارس تک ۷۵ گھنٹے میں اور خلیج فارس سے کراچی تک ۷۰ گھنٹے میں اور کراچی سے پایہ تخت خاندان مغلیہ (دہلی) تک ۳۴ گھنٹے میں۔ اور بغداد لائن کی تکمیل پر ہندوستانی حاجی کراچی سے ۷۳ گھنٹے میں براہ بغداد و دمشق مدینہ منورہ کو پہنچیں گے اور چھ روز میں مکہ معظمہ پہنچ جائیں گے۔ اور ۴۸ گھنٹے میں کراچی سے نجف اشرف اور کربلائے معلی جائیں گے کیوں سمجھے۔ آپکے آرام و آسائش کے سامان کیسی جلدی ہو گئے ہیں۔ اب آپکے سب بزرگ ہو کر کو برا کہنا چھوڑ دیں اور ذرا جھک کر مشکور کیجئے

## خدیو مصر کے خلاف رعایا کا جوش

بمبئی پر بڑا آسمان آگ برساتا ہے اور یہی عجب تماشا ہے امیر غریب جسپر گرتا ہے بلائے بیدرمان ہو کر گرتا ہے۔ اور لطف یہ کہ ذات شریف آگ لگا بی جمالو دور کھڑی کے مصداق بنے بیٹھے ہیں اور ایسی الگ ہو جاتے ہیں کہ گویا جانتے ہی نہیں۔ جیسے انگریز (ہندوستان کے سیستان) وعدہ فراموش کہے جانیوالے کی طرح وزارت کیلئے پیچ تراشتے ہیں اور عہد و پیمان بھی کرلیتے ہیں۔ مگر وقت پر ایسے کنی کاٹ جاتے ہیں کہ گویا انسے کبھی وعدہ ہی نہیں کیا تھا اسطرح خاتہ شریف بھی وہ وہ کرشمے دکھلاتے ہیں کہ اللہ اکبر تعجب سے انسان کا عقل حیران رہجاتی ہے کہ آپکی یہ کیا حرکت ہے۔ ابھی تو آپکی ہی سے ایسے شیر و شکر بنے ہوئے ہیں کہ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی تاکس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری۔ اور ابھی دم کے دم میں ایسے بگڑ گئے کہ گویا کبھی کی ملاقات ہی نہ تھی مگر جب ایجانب نے جرم کیا کبھی تو نہیں دیکھا کہ کسیکے ساتھ اسنے سلوک کیا ہو۔ ایجانب پر بھی بعض وقت جھکا۔ مگر آپ جانتے ایجانب ایک چلتی پھرتی اس بیچارے کی کیا حیثیت جو بادولت و اقبال کے منہ آئے۔ وہ منہ کی کھائی کہ کبڑا ہی ہو گیا۔ اور اب بیٹھے بٹھائے آپ کیا سوجھی کہ خدیوی رعایا کو اکسانے لگے۔ اور ابھار دیا کہ خدیو مصر مسلمانوں کے سخت دشمن ہیں اور انسے بری طرح پیش آتے ہیں۔ اون سے ہمیں کوئی پابند شرع متقی پرہیزگار حاکم مقرر کیا جائے۔ اگر فی الواقع خدیو مصر مسلمانوں کیساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے تو ایجانب اعلیحضرت سلطان معظم سے سفارش کرینگے کہ دیکھئے کیسی رنگت لائی۔ انشاء اللہ ورنہ آئندہ رعایا بڑی اور بنیگی۔ اور اگر نہیں تو پھر کیا ضرورت خواہ مخواہ بھی یہ آگ بھڑکائی جائے

## کانفرنس بمبئی کی کامیابی

بڑی خوشی کی بات ہے کہ فخر قوم نواب زادہ نصر اللہ خان بہادر مدیر سفیر اہلسنت کی کوشش کا نتیجہ کانفرنس بمبئی کے تینوں اجلاس بڑی دھوم دھام کیساتھ ہوئے۔ پہلا اجلاس میں صاحب دولت و حضور گورنر صاحب بہادر بمبئی و سکرٹری بہادر بھی رونق افروز ہے۔ نواب صاحب کی کامیابی میں اب کیا شک ہے۔ کانفرنس کے اغراض پورے ہو کر رہیں گے چندہ پر خدا کا فضل ہو نواب صاحب کی کوشش سے کانفرنس کے خزانہ میں آ پڑا لگا۔ کیونکہ جس ہاتھ سے بنگال اور بنگ پرست شخص نے ڈالا ہے کیا رنگ نہیں لائیگا۔ بہت اول حضور گورنر صاحب بہادر بمبئی نے ایک اشرفی بخشش کی اور ان کے سکرٹری صاحب بہادر نے بھی ایک اشرفی بطور چندہ عطا کی مثل مشہور ہے کہ قطرہ قطرہ دریا شود گورنر بہادر کی اشرفی کانفرنس کے خزانہ میں پڑے گی تو جانیاں قوم کی جان کو تھوڑی ہو سکے گی۔ تو لا کھوں اشرفیاں کھینچ لیگی یہ اسی اشرفی کی برکت تھی کہ دو لاکھ اور دس ہزار کی رقم فہرست چندہ میں درج ہو گئی ہے امید ہے اسی مہینہ میں وصول ہو جائیگی کیونکہ سب تیاریاں کھڑی ہیں۔

اجلاس بڑی دھوم دھام کیساتھ ہوئے ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ننگروں کے نواب صاحب بہادر نے جلسہ میں تقریر کی لیکچروں اور اسپیچوں کا کیا پوچھنا۔ یار لوگوں نے خوب خوب جولانیاں دکھائیں۔ ان میں بعض کی جولانی طبع سے نیکی اور خیر خواہی قوم ٹپکتی تھی۔ اور بعض کی تیاری جولانی کو سر سے سرورت۔ نفرت۔ پر خدا کی قوم ٹپکتی تھی۔ اگر قوم مٹے قوم کر کے انہوں نے مسلمانوں کی سچائی ہی سے دی اور غیرت اسلامی کو خاک میں ملانے کی کوشش کی اور لیکچروں کا خلاصہ معہ ریمارک کے انشاء اللہ آئندہ نمبر میں لکھیں گے۔

## ہائے میتھون

ظالم بوئر دن ہے جنہوں نے ہماری بہادر فوج کی ساری خوشی اور بہاری تمام امیدیں ایک ہی رگڑ میں خاک میں ملادیں۔ لارڈ کے زمانہ کی جنگ میں بوئروں کے ہم راہ جانبازی سے ہر دو گھوڑ سوار ہماری بہادر فوج کے چھکے چھوٹ گئے ہیں اور چند جانوں کو بھی پیارا اس لیا تھا جنہیں جنرل ڈی ویٹ کا رکا بھی خبر ہے۔ لارڈ کچنر تو جنرل ڈی ویٹ کی گرفتاری سے بہت خوش ہوئے تھے ہمارا بھی ماتھا ٹھنک گیا تھا کہ خدا خیر کرے یہ بھی ایک بڑی ہولی افسر کی شامت آئی ہے۔ کیونکہ جنرل ڈی ویٹ جو جان لڑا دیگا وہ کسی بڑے افسر کو اور کو جیل میں لیجائے بغیر ہرگز نہیں رہیگا۔ جنرل ڈی ویٹ تو الگ رہا اس کی ہمقوم نے بھی بدلہ لے لیا۔ اور بدلا بھی ایسا لیا کہ لارڈ کچنر بہادر بھی سر دھنتے ہونگے اور کہتے ہونگے کہ ہائے ایسا بہادر ہاتھ سے جاتا رہا۔ کہ جسنے سیکڑوں فتوحات حاصل کر کے بوئروں کا دھرا توڑ دیا۔ لارڈ میتھون کو سارا زمانہ جانتا ہوگا انہوں نے بڑی بہت سی فتوحات حاصل کی ہیں جنہیں کیا خبر تھی کہ آخر کار تمیں سب جانفشانی خاک میں ملجائیگی۔ ظالم بوئر بہت سے دن تک بیٹھے تھے۔ مثل مشہور ہے جوینده یابنده۔ آخر انہوں نے دبوچ ہی لیا۔ دوپہر کو لارڈ میتھون ۱۲۰۰ سپاہیوں کو ساتھ لیکر جنرل گرینفل کی مدد کو جانے کیلئے روانہ ہوئے۔ بوئروں کے جنرل ڈیلیری نے راستہ میں گھیر کے کہا کہ حضرت کہاں جاتے ہو۔ ادھر تشریف لائیے۔ معہ حفاظت کی تمام لارڈ میتھون کے ساتھ تھیں وہ سب دشمن کے قبضہ میں آگئیں۔ ... سامان جنگ ... کے قبضہ میں آ گیا ...

## جنرل ڈی ویٹ کی بیوی بھی بہادر ہے

ٹرانسوال ... ایک ... مضمون ... جنرل ... کا ... بیان کرتی ہے ... یکساں ہیں۔ اگرچہ بڑی عمر کی ... کیسا حال ہے۔ ... جنرل ڈی ویٹ کی بیوی ... باوجود ... لیکن ... ملاقات کرنے کے انگریزی زبان میں گفتگو کا سلسلہ ... باوجود یکہ وہ اچھی طرح انگریزی زبان جانتی ہے۔ لیکن ... اپنی زبان میں گفتگو کرنی پسند نہیں کرتی ... میری زبان میں ... بوجھ ... گفتگو میں ... بالکل ... مدد مانگنے کی ضرورت ہی نہیں پڑیگی۔ ... حاجت برٹش گورنمنٹ میں پوری ہونے کی خواہش نہیں کرونگی۔ ... برٹش سے مدد مانگنا منظور نہیں ... لارڈ ... جنرل ڈی ویٹ ... جائیں گے مگر اطاعت قبول نہیں کرینگے۔ خدا ... ہے ... اگر ... جنرل ڈی ویٹ کی قسمت میں گرفتاری ذلت لکھی ہے ... اور ... ذلت ... پہنچ جائے۔ اگر اس ... زمانہ قریب ... سے ... لیکن انگریزوں کی قید میں نہ بیٹھے۔

... بیان ہے کہ جنرل ڈی ویٹ کی بیوی ... کے ... بیان کرتے وقت ... استقلال سے گفتگو کرتی تھی ... فتح ... جنرل ...

## ہو پڑی تو مزا ہے

چینی جنگ میں فتح پا جانے سے ہر جاپانی سلطنت کو گھمنڈ ہو گیا ہے کہ ہم ہی جیسا جاپان ہے ایسی وجہ سے آپس میں بھی کبھی گپ شپ ہو جاتی ہے۔ ہر سلطنت کی فوج کو کچھ نہ کچھ تاؤ دیتی رہتی ہے اور اپنی قوت تمام سلطنتوں کی فوج سے زیادہ ثابت کرنے کی تاک میں لگی رہتی ہے۔ ذرا ذرا سی بات میں ایک دوسرے سے الجھ پڑتا ہے۔ پہلے تو روس اور انگریزی فوج میں گپ ہو گئی تھی اگر ہمارے دور اندیش افسر سلطنت وقت کا خیال کر کے ٹال نہ جاتے تو جوتی پیزار ہو جانے میں شبہ نہ تھا۔ خیر وہ معاملہ تو گاؤ خورد ہو گیا۔ حال میں فرانسیسی اور امریکن فوج میں گپ چپ ہونے کا سامان ہو گیا ہے۔ مقام ٹنٹسن میں ہر سلطنت کی تھوڑی تھوڑی فوج پڑی ہے۔ اور تھوڑی تھوڑی سی زمین کے حصے بخرے کر لئے گئے ہیں۔ ایک قطعہ زمین میں امریکن کونسل نے اپنی توپخانہ کے لئے گھر بنانا چاہا۔ فرانسیسی فوج اڑ گئی کہ یہ تو ہماری زمین ہے۔ امریکن کونسل کو بھی اپنی فوج کی بہادری کا گھمنڈ تھا اوس نے زبردستی اوس زمین میں اپنا جھنڈا گاڑ دیا۔ اور فوجی پہرہ بٹھا دیا۔ فرانسیسی فوج نے حملہ کر کے اوس کو اوکھاڑ پھینکا۔ دونوں کی گپ چپ ہونے ہوتے رہ گئی۔ امریکن کونسل نے اپنی گورنمنٹ کو اس معاملہ کی اطلاع دے دی ہے۔ شاید بعد میں کوئی تصفیہ نکلے تو نکلے۔ اس وقت تو امریکن کونسل کی طرف سے یہ معاملہ ٹھنڈا پڑ گیا ہے۔ فرانسیسی فوج تو ہر طرح تیار ہے۔ اور ہمیں تو گرجا گر لینے کا مادہ پیدا ہو گیا ہے۔ مگر امریکن فوجیں [illegible] ابھی نہیں پیدا ہوا ہے۔ اگرچہ دیسی معاملہ میں بھی امریکن فوج [illegible] ہو گی

## دکھ کا کوئی ساتھی نہیں

یہ کسی نے سچ کہا ہے کہ سکھ کے سب ساتھی ہیں۔ دکھ کا کوئی ساتھی نہیں۔ خدا کی شان دیکھئے کہ جب ہماری بہادر گورنمنٹ کا ٹرانسوال میں پانسہ سیدھا پڑتا تھا ہر ہر طرف سے ہوتی تھی تو لندن کا ہر بیدار مغز کھوپڑی ہلا ہلا کر واہ واہ کی تکرار کرتا تھا اور کہتا تھا کہ گورنمنٹ برطانیہ کے نمک خواروں کے کیا کہنے ہیں اسکا جو مامن ہوتا ہے خوش ہوتا ہے۔ اسکا ارمان باقی بھی نہیں رکھتا۔ اور جب دو تین سال سے کمبخت بوئروں نے ہماری اقبالمند گورنمنٹ کی قسمت بگاڑ رکھی ہے تو اسکی کارروائی پر ہر بیدار مغز سر دھنتا ہے اور کہتا ہے کہ ہائے کیا غضب کیا۔ آنکھوں دیکھے مکھی نگل لی۔ ان ہی کوتوں میں خود ہی پاؤں لٹکائے۔ ایسی کارروائی تو گدھا بھی نہیں کرتا۔ چنانچہ حال میں لندن کے ایک بڑے مدبر مسٹر گر گو لکچر نے برطانیہ کی پالیسی کے متعلق ایک لمبی چوڑی بحث لکھ ڈالی۔ اور یہ ثابت کیا کہ گورنمنٹ برطانیہ بے سوچے سمجھے ایسی کارروائی کر بیٹھتی ہے کہ آخر میں سخت نقصان بھگتنا پڑتا ہے۔ شمالی ہند کی سرحد کے متعلق اسنے جو کارروائی کی تھی باوجودیکہ اس میں اسنے منہ کی کھائی تھی لیکن پھر ویسی ہی کارروائی خلیج فارس کی نسبت بھی کر بیٹھی۔ دیکھئے اسکا خمیازہ کیا بھگتنا پڑتا ہے۔ بیٹھے بٹھائے جھگڑا مول لے لینا۔ اور خواہ مخواہ [illegible] سمجھے کہیں ٹانگ اڑانے اور [illegible] سراسر خلاف مصلحت ہے۔ [illegible] تمام سلطنتیں درپردہ ہماری مخالف ہیں۔ [illegible] جان ہو رہی ہیں۔ اسوقت تو [illegible] کی پالیسی اختیار کر کے خطرناک معاملہ میں [illegible] تو بہت مناسب ہے۔ وقت وقت کی بات ہے [illegible]

## ڈیویٹ پھر گرما گیا

گذشتہ ہفتہ میں جو لارڈ کچنر نے اپنی فوج کی اعلیٰ درجہ کی بہادری کا مژدہ سنایا تھا کہ بوئروں کے ۷۰۰ ہزار مویشی اور ۲ ہزار گھوڑے ہمارے بہادر فوج نے جھپٹ لئے اور کئی سو بوئر بھی اوڑنگے میں پھانس لئے۔ اسکے متعلق یہ تازہ خبر آئی ہے کہ گرفتار شدہ گروہ میں جنرل ڈیویٹ کا سکرٹری اور اسکا بیٹا بھی شریک ہے۔ انکی گرفتاری سے لارڈ کچنر پھولے نہیں سماتے ہیں۔ اور فوج بھی خوشی کے مارے جامہ سے باہر ہے کہ بڑی اچھی اسامیاں ہاتھ لگ گئیں۔ ہمیں تو شک نہیں کہ ہماری بہادر فوج کو اچھل چھیل کر بغلیں بجانے کا موقع تو خوب ملا۔ کیونکہ بعد مدت ایک بڑھیا اسامی ہاتھ لگی ہے لیکن ابھی خوش ہونا مناسب نہیں۔ جنرل ڈیویٹ ایسا شخص نہیں جو جوان مرد بیٹے کی گرفتاری سے دل چھوڑ کے بیٹھ جائے۔ بجائے افسردہ دل ہو جانیکے اوسمیں دگنا جوش پیدا ہو جائیگا۔ اور وہ یا تو اپنے لڑکے کو چھوڑا کر رہیگا یا اسکے معاوضہ میں کوئی ایسی بڑھیا اسامی پھانس لیجانے کی کوشش میں رہیگا کہ جس سے ہماری بہادر فوج کی سب خوشی خاک میں مل جائیگی۔ چنانچہ تازہ خبروں سے یہ ثابت بھی ہوتا ہے کہ اسکی سرگرمی بہت تیز ہو گئی ہے گو کہ اوسکے پاس اب فوج زیادہ نہیں ہے گنتی ہی کی موچھیں رہ گئی ہیں۔ چاہے اونکو بل دے یا خود بل کھائے۔ مگر پھر بھی وہ بدلہ لینے کی فکر میں لگا ہوا ہے۔ فوج اکٹھی کرنے کے لئے دوڑ دھوپ کر رہا ہے۔ عجب نہیں جو اسی ہفتہ میں وہ کوئی کارروائی کر بیٹھے۔ اب تو وہ غالباً لارڈ کچنر بہادر ہی کی تاک لگائیگا کہ انسے دو دو ہاتھ ہو جائیں۔ اگر انہوں نے یہ ارادہ کیا تو پھر جنگ کا خاتمہ ہی ہو جائیگا۔ کیونکہ اس وقت اوسکے سر [illegible] جنگ کا سہرا بندھ [illegible]

# معرکہ آرائی

## اجلاس حضور شہنشاہ بمبئی پنچ بہادر

قبل اسکے کہ کسی مسئلہ پر بحث کیجاتے اچھا ہے علیا از حضور پنچ بہادر کی رعایا کو جلسہ کا نقشہ اور سین کھینچ دکھلا دینا بہت مناسب سمجھتے ہیں۔

صبح کا سہانا سہانا دلفریب وقت ہے۔ نسیم سحر کسی آفت جان پرکار آتش کے قیامت نما خرام ناز کا دلچسپ نقشہ دکھلا دکھلا اٹکھیلیاں کر رہی ہے اور وہ اوگان بارکے چوٹ کھائے ہوئے دلوں کی بیقراری ہوا کے جھونکوں سے ایسی بڑھتی جاتی ہے جیسے کسی شوخ شوخ رخساروں کی تازگی اور نسیم صبا کی خطاہات سے ایک طرف حضرت مرغ سحر کی آزاد قلوق ( اپنے ) بمصداق یسبح کل شیٔ۔ اپنی دلاویز آوازوں سے کسیکی سحر نما شیریں آواز کو شرمندہ کئے دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف حضرت زاہد کی بلند اور دلکش اللّٰہ اکبر کی عظمت کے رعب داب سے اہل اسلام کے دلوں پر سکہ بٹھلا رہی ہے۔ اب تھوڑی ہی دیر میں حضرت آفتاب سوا نیزے پر تشریف لا کر اپنی سنہری کرنوں سے مشرق سے سر نکالا چاہتے ہیں۔ اور ادھر عشرتی بازار میں حضور پرنور قبلۂ عالم اعلیحضرت پنچ بہادر کا ایوان خاص کہ جسکے حسن و جمال کی طرح بلاغت حسن و خوبی سے آراستہ کیا گیا ہے۔ حسین چہرہ مردان سلطنت بڑے ادب کیساتھ قرینہ سے کرسیوں پر جنکے نیچے زرنگار سرخ رنگ کے فرش ہیں چپ چاپ حضور والا کا انتظار کر رہے ہیں۔ اسے لیجئے اب آپ بھی آ گئے۔ لاحول ولا قوۃ کیا غلطی ہوئی۔ یہ تو حضرت **لاھور پنچ** آئے ہیں۔ مگر بیٹھی اس بادشاہی کی عزت و جلال پر تشریف لانے کے بعد وہ بھی ہو گیا ہے۔ بیاز ذرا دیکھئے کہ ٹوکری دوسری سواری آ رہی ہے۔

گھڑ گھڑ گھڑ گھڑ گھڑ۔ اوہ آ گئے۔ افادہ اسمیں تو حضرت **دھلی پنچ** اور جناب **الپنچ** بانکی پور ہیں۔ اور ساتھ ہی حضرت **اودھ پنچ** بھی آ دھمکے۔ اور آپکے بعد تا نتا لگ گیا۔ یکے بعد دیگرے ہندوستان کے کل عہدہ داران ملک (اخبارات) آ گئے۔ اور حسب مراتب بیٹھے گئے دن دنا تانا دن۔ دن دنا تانا دن۔ دن دنانا ہو ہائیں یہ توپوں کی سلامی کیسی۔ ہٹو بچو۔ ہٹو بچو۔ ہٹو بچو۔ آہا یہ ہمارے رعایا نواز۔ غریب پرور حضور پنچ بہادر خلد اللّٰہ ملکہ و سلطنتہ تشریف لا رہے ہیں واللّٰہ آپکے جاہ و حشمت کا کیا کہنا۔ پیر فرتوت گرگ باران دیدہ آسمان بھی آپکے سطوت و جبروت کا لوہا مان گیا۔ چشم بد دور۔ سبحان اللّٰہ سبحان اللّٰہ عجب شان ہے۔ رشیدہ کے لو واتد دیدہ بترا و یوسف رشیدہ: **السلام علیکم**۔ سبکے سب سرو قد خمیدہ ہو کر **وعلیکم السلام ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ**۔ اے لیجئے۔ آپ آ گئے۔ اور تخت شاہی پر جلوہ افروز ہو گئے۔ اور ساتھ ہی آپکے آپکے مصاحبین۔ جناب ترنج شیدا۔ آفتاب ظرافت۔ منشی قدرت۔ آفت جان۔ قیامت نگار۔ مولانا فتنہ۔ حضرت آزاد۔ وغیرہ وغیرہ سب آئے اور آپکے قریب ہی کہیں بچھی ہوئی کرسیوں پر جھکے سے بیٹھ گئے۔ مجلس میں اب سناٹا چھا گیا ہے۔ نہ کہیں سر ہل رہا ہے۔ نہ پیروں کو جنبش ہو رہی ہے۔ کل کے کل نقش دیوار خاموش بیٹھے ہیں۔ آخر کار حضور پنچ بہادر مد ظلہ کی اس گفتگو سے مجلس کا سکوت چاک ہوا۔

پنچ بہادر — اے دولت و اقبال نے آپ لوگوں کو اسلئے حضور میں طلب فرمایا ہے کہ آجکل بعض ناسمجھ کنہ نا تراش اسلام کو فرشتہ پر کر دے پر دہ اسلام کی بیخ و بنیاد اکھیڑنے کی کوشش کر رہے ہیں

کیا ہمارا فرض نہیں ہے کہ ان گندم نما جو فروشوں کا ترکی بہ ترکی جواب دیکر اسلام اور اہل اسلام کی مدد کریں۔ سنا گیا ہے کہ بعض کوتہ اندیش پردہ دری کیلئے ہاتھ پاؤں دھو کر متواتر نمایاں کوششیں کر رہے ہیں۔ کیا معاذ اللّٰہ ہمیں اسقدر قدرت نہیں کہ ان بد اکھیڑ پچھاڑ کر زمین دوز کر دیں یا ہم میں یہ قدرت نہیں کہ ان کے دندان شکن جواب دیکر ناک میں دم کئے جائیں۔ نہیں سب کچھ قدرت اور طاقت ہے مگر یہ ہماری سستی اور کاہلی کا نتیجہ ہے کہ آج دن ہمیں اس قسم کے منہیات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ہائے بزرگان دین نے اسلام کو کیسے ناز و نعمت سے پالا۔ اور کیسے عشق عالمگیر کے جاں نثار ہوا اور قربان ہے۔ ہائے یہ وہی اسلام ہے جسے ہمارے بزرگ وطن و دولت۔ اہل و عیال۔ غرض دنیا و مافیہا سے بہتر اور اچھا سمجھتے تھے۔ ہائے یہ وہی اسلام ہے کہ ہمارے آبا و اجداد جسکا پسینہ نکلنے پر جگہ اپنا خون بہانیکو تیار تھے۔ کیا ہمیں کسیطرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ بھول سکتا ہے۔ جب آپ خطبہ کیلئے مہین باریک کپڑا پہنکر تشریف لائے۔ اور صحابہ رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین میں سے کوئی کہہ اٹھا تھا **اصنا ملبس لباس المتکبرین** (ہمارے امام مغروروں کا لباس پہنکر آئے ہیں) یا ہمیں حضرت عمرؓ کا وہ واقعہ بھول سکتا ہے جو آپنے اپنے یار و احباب سے کہا کہ اگر مجھ سے کوئی بے اعتدالی ہو جاوے تو آپ لوگ مجھ سے کیسا سلوک کریں گے۔ جواب دیا گیا کہ اگر خدانخواستہ بفرض محال کچھ ہو جائے تو ہم آپکے ساتھ وہی سلوک کرینگے جو ایک منتقی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ سبحان اللّٰہ ایک یہ اسلام تھا کہ ذرا ذرا سی بات پر مٹتے تھے

(باقی دارد) — راقم

یہی حیرت ہوں کیا آہ تو سارا زمانہ ہیچ ہو کر ہمیں بنکر ...

## ہالا کر تو ند کہتی ہیں یہ آہ ہم چودھری صاحب
## کہ شادی جلسے ہو جائے بہار زندگی تب ہو

سنو بہار پنچ! جس طرح دسمبر کا مہینہ کانفرنس اور کانگریسوں کے لئے متبرک سمجھا گیا ہے اوسی طرح یہ خالی خولی کا مہینہ بھی شادیوں ہی کے لئے ہو گیا - جس طرف دیکھئے - سوائے سی پون ڈھپ کے کچھ سنائی نہیں دیتا - برات پر برات چڑھ رہی ہے - دعائیں مانگی جا رہی ہیں کہ بھگوان کرے یہ مہینہ ہر کیطرح بڑھ جائے تاکہ کوئی بن بیاہا نہ رہ جائے - چاروں طرف سے براتوں کی دھینگا مشتیاں دیکھ کر ہمارے چودھری ریاست سنگھ صاحب کو بھی اپنے رنڈھاپے کے گٹھ بندھن کا خیال چرا گیا - لیجئے صاحب قص و سرود کی ٹھہر گئی سادہ براہ در سند سیلے بازی ہونے لگی - ایک مکان کے صحن - جائے تنگ است مردمان بسیار - میں جلسہ قرار پایا جا رہا ہو شامیانہ کسی نیلام والے سے خرید کر کھڑا کر دیا گیا ؎

یہ سماں دیکھا تو بولا انقلاب روزگار
کوئی دم ملک خدا ہو جائیں گے نیلام بجا

غرضکار جلسہ کچا کچ محفل میں اس طرح بھر گئے جس طرح کھلے پنجے میں مرغیاں سامنے پھر کر کی طرح ٹوٹ پڑے جیسے کچہری میں امیدوار یا قصائی کی دوکان پر مکھیاں - آنجوس سنگھ اور انند سے واسے منتظم تھے - ایک مڈ ماسٹر کا لیڈر بکس سنگھ بھی انگرکھا کار لگائے ڈوپٹہ باندھے انتظامی خیالات میں گلگلیں پھرتا پھر رہا تھا - جہاں کوئی مہمان آیا اور یہ منتظم رنگیں تحصیل کے سپاہی کیطرح ان کے گرد ہو گئے - جا بجا منتظم سپاہی بھی تمنوں شمشیر بازوں سے لیس پولیس کیطرح جا بجا لٹو بنے بیٹھے تھے - اور پیر انتظام کا یہ حال کہ کسی کے جوتے غائب کسی کی لاٹھی اور رومال مدارد غرضکہ آگہ بھی مال لالہ صاحب کا سارے بمبئی جوتے کہاں گئے صاحب سب جہیز میں لگ گئے - بابو مشیر تربرائی آسرا - خیر صاحب ایک طرف ہندو بھائی اس طرح رکھے ہوئے تھے جسطرح خوانچوں میں گند کے لڈو ؎

کہ ان کی صورتوں سے ڈھینگ نیاز ہے تو
کوئی نیلے کرتی پہلے اسکو کوئی ان سے کالے تو

دوسری طرف ملاحظہ فرمائے تو مسلمان بھائی جلسہ کی نسبت ماندے سنت پر غور فرما رہے تھے ؎

شبنم سے کیطرح آسمانی
چہرے ندامت کر بھرے بیٹھے ہیں

اب ایک سرے سے سب کے نور ملاحظہ فرمائیے یہ کون ہیں لال کا انگرکھا پہنے نون نذر گٹھا گلے میں ازار بند وہ تو بہ کار رکھا ہے لندن یہ آدمی نہیں ہند بلاد ہے آنکھیں سے یہ بڑا بناگا ہے کالر لگے ہیں رہ گیا زنجیر گھونٹے بندھا رہ گئی ہے - خیر آگے بڑھئے - یہ کون لوگ ہیں یہ سب گورڈاکرکٹ ہیں یہ لالہ گوردھن صاحب ہیں ان کا براہ راست سوداگران یخنیجر کو چالان بودا کرتا ہے یہ کون ہیں قلال ہیں یہ کون میں یہ کابلی مشٹر ہے - یہ کون ہیں گوند پیڑہ باندھے یہاں سے بنارس تک کا پچھلوں مثر میں دبا سے تصویر حیرت بنے بیٹھے ہیں ان کے پیچھے ہر محافظ سپاہی بھی بیٹھے ہیں کہیں گرا دیتے ہیں تو سپاہی ہو نے سناتہ تنا جاتا ہے یہ تو ضرور

حلالی میں نہیں صاحب یہ نظر بند ہیں
غیر ہو گا کہ کسی کی فروتی آ جائیگا

پھر وہ آیا بھی یہاں تو نیم بسمل آئیگا

خیر - یہ کون ہیں یہ نرگس کی طرف کو ترش سے بس نہیں ہوتے ان کو رونا یا کا عارضہ معلوم ہوتا ہے صرف آنکھیں چل رہی ہیں منہ میں بچوان دبا ہوا ہے - ارمان تابکا عارضہ نہیں ہے یہ بی صاحب کو دیکھ سکنے کے عالم میں ڈوبے ہیں ؎

آئی قضا جو عاشق بیمار کے لئے
آنکھیں کشادہ رہ گئیں دیدار کیلئے

یہ بھگوان ملائی جوڑی کرن ہے ان کا کیا پوچھنا ان کی تو صورت ہی پر نگاہ جمی گھوڑے پرس ہے ہیں اخاہ - یہ آزادہ کوٹ پہنے ہوئے ہیں انگریزی تہذیب میں غل ہے ہیں ؎

ترک ان سے سب بزرگوں کا چلن ہو جائیگا
...... چھوٹ جائیگا لندن وطن ہو جائیگا

انہیں سے ایک کی آنکھیں بہت خوبصورت ہیں عینک میں کیا مزا دے رہی ہیں گویا شیشے میں پری اتر آئی اس وقت - شدیوں کی تہذیب آگئی جیب ایک کر رہے ہیں ؎

محبت کا جا بجا ہو دل کو رہ کون بانکپن بہانے
مرے قابو سے یہ دونوں کے معشوقہ جاتی ہیں

ارمان ان کے پاس یہ کون بیقاعدہ بیٹھا ہوا ہے یہ آدمی ہے گڑگا کالیداں پاس تلوار رکھی ہے سلمان کیطرف نے پشت کر رکھی ہے رئیس کے گھٹنے سے گھٹنہ ملائے دیتا ہے یہ تو پھر اس محفل میں شاید رئیس کا بوسہ لے رہا ہے جو نہیں رئیس صاحب بے عادی نہیں ہیں یہ تو قسم ہے کانوں میں کی باتیں کر رہا ہے ؎

ہمیشہ جھڑکی کرتے ہیں مجھے
مرے دل کی انہیں پرواہ ہی کیا ہو

ادرسے عینک بانٹ گھڑے کون ہیں یہ پتلون سے بیطرح لیس بیٹھے ہیں - عینک لگا کر

ٹڈیو پر حسب ٹرال رہے ہیں۔ جی نہیں یہ باجے والے بینڈ ماسٹر ہیں یہ رنڈیوں سے محبت کم رکھتے ہیں۔ ہاں یہ ترنا و وہ گانا و تکیہ لگا سکے کون صاحب سمجھے ہیں باتیں بہت کر رہے ہیں۔ ان کی تعریف تو پوچھئے بس اتنا کہنا کافی ہے کہ دہرہ دون ریل آپ ہی کے دم سے چل رہی ہے؎

جون ہے دم جو دنیا ہے مراد دل
خدا معلوم یہ کہاں ہی کیا ہے

ارے یہ ترکی ٹوپی کوٹ پینٹ پہنے۔ بی اے پاس کے نزدیک آ کر کون گھس پھس کرنے لگا ان کو ان کے پاس سے ہٹاؤ ورنہ انکا پتہ بتاؤ۔ اجی ان کو خدا رکھے یہ بڑے جدی رئیس ان کے پاس ایک گھوڑا ایک سائیس ان کے پاس ابھی کچھ کم یہ سنیں کے باوا آدم با اخلاق و باکرم ہیں؎

اللہ کی قسم کہ نہیں آپ کوئی
یکتا ہیں آپ لطف و کرم اللہ نالق ہیں

اودھر دیکھیے یہ صاحبزادے صاحب کون ہیں ان کی تعریف ان کے پاس چوکرا آگا کا بیٹھے ہیں ان سے پوچھ لیجئے۔ ہم اتنا جانتے ہیں کہ یہ رئیس ابن الرئیس ہیں خیر جی خوش ہیں آباد رہیں خواہ مراد آباد رہیں یا الہ آباد رہیں؎

یا خدا پہلا سبق ان کو پڑھا دے ادب
با ادب با نصیب بے ادب بے نصیب

آگے چلئے یہ کون ہیں بڑے مزے کے آدمی ہیں یہاں سے کالکہ تو سے تک انگریزی تعلیم پا چکے ہیں۔ انگریزی حساب سے رنڈیاں گھر چکے جیسے گھور رہے ہیں سو کر کر دیا دم دے دم نکلتم کے مصداق ہو رہے ہیں۔ یہ کون ہیں انہیں کے دم کی بدولت ہے سورت میں [illegible] پہ رس یہ کھلنڈر کون ہیں جو ہے رنڈیوں کا ناچ

زرد کپڑے پہنے اب بیٹھے ہیں بیٹھے بہادروں کا دیکھ رہے ہیں۔ یہ فقیر و مسکین مونچھوں کے سرپرست مگر ہیں سچے...... باز؎

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً ذات تجشی بے وفا سے

یہ کون ہیں یہ عوٰبا کے آبا مسٹر طاعون ہیں؎

ناف کمر عیاں ہے کمر کا نشاں نہیں
یہ طرفہ ماجرا ہے مکیں ہے مکاں نہیں

یہ کون صاحب ہیں یہ قاضی جی کس ناتکہ ہیں۔ یہ کون حضرت ہیں یہ اللہ کی عنایت سے بہادر میں شہرہ آفاق ہیں فن سپہ گری میں طاق آپ کی صورت دیکھ کر آفریدی کوسوں بھاگتے ہیں رنڈیوں کو خواہ مخواہ ہی دست آ جاتے ہیں؎

جلتی ہیں آنکھیں جاگتے فتیلہ ہر ایک
بس ہیں یہ چراغ شب انتظار کے

آپکی تعریف۔ آپ حکمت سے بحران پی رہے ہیں۔ نہیں نہیں آپ نسخہ تجویز فرما رہے ہیں؎

خورشید دیکھے عشق میں ہم خاک ہو گئے
سنبل ہے صحن دود چراغ مزار کے

یہ وہ ہیں جنکی فریاد میں بتاتی ہیں انکی آنکھیں [illegible] یہ ٹو ڈپٹہ باندھے کون اکڑا بیٹھا ہے۔ اجی یہ چار رنگ نے کی کتھلی ہے صاحب کٹ چارا نہیں کی نوند میں بناتے ہیں خیر اس بات کو چھوڑئے

گستاخ صاف نہیں صفائی کی ہے باد
چڑھتا ہے ایک آئینہ منہ پر ہزار کے

یہ عینک باندھ کان کون ہیں حقے کی نہال منہ سے جب لگا چکے ہیں تو بولنہ تنکہ نہ جب نہ جاے شفقت یہ عینک کی آڑ میں اپنا کام کر رہے ہیں بی صاحب کو مسمرائز کر رہے ہیں؎

ہو گئے مدت نالہ سوزاں سے آخر جل قفس
ہم فقط خاطر صیاد کیا کرتے ہیں

یہ کون حضرات ہیں ان کی کچھ نہ پوچھئے تو نوسے طہارت سے بیٹھے مسلمانی پر دیہان کر رہے ہیں۔ لگے ہاتھوں فرمان کا بھی حال سنا دیجئے آپ نے اینٹ الپزادے کی کچھ کتابیں پڑھ کر نام مولوی رکھ لیا ہے۔ اگا ہے تا ہے ہیں ہیں سنت سے سنت پڑھ لیتے ہیں۔ اور کوئی کام خلاف شرع نہیں کرتے۔ کل جلسے کے بہت سے بیچے سے نوجہ کے بچے سنو رہے دیوان سے کبوتروں کیطرح سجے ہوئے ہیں؎

چھوٹے چھوٹے قد یہ کیسے تھی ہیں یہ نور دو
اور زمانہ کا اشارہ تھا انہیں پر کر دو

وہ کیا عجب ہے مضمون سر دگا کا رہ لطف بندش دیکھئے لیتے ہیں ہے باغ و بہار و تیسری طرف بھی ذرا گھور لیجئے۔ مال گودام میں اسباب رکھا ہوا ہے یا ہو گھوڑیاں اصطبل میں بندھی ہوئی ہیں۔ اُن کو ایک نظر جا بیٹھیے یا سبھار تو رکے اصطبل میں چھوڑ دیجئے۔ ایک تو ٹھہری گھڑی دوسرا بہاری بینگن۔ ان کے بعد کا نقاروں کی ججر کی ٹھہرتی پہنچی ہے۔ ان سے بعد خط زدہ کھنک دہرے ہوئے ہیں۔ تو صاحب تاک دینا کی ڈھنگ دینا شروع کیا سب سے پہلے خط کے مارے کھنک گھبرے ہوئے انہیں درمیان سے لونڈے اور ایک انہیں دیو تو شیخ سب لا کے ہو گئے تیں۔ لونڈے لگے بازی۔ دیوڑ شیخ کچھ کچھ کرت کچھ تر بازی کے علاوہ سوگوں کی طرح اشاروں سے تار رہا تھا مگر ساسین پر حالت قبض کی طاری ہو رہی تھی۔ ان کے بعد بی صاحبہ تہرا کی کھیر چن دار یہ لیکن جلسہ بیاری لگا ہوں سے انہیں تہرے لگا علاوہ بریں آپ صاحب جلسہ کی تہی پہلے

بیچے سے منظور نظر نہیں غرض آپ سے میں گلہ
بھی نہیں

نالہ و داد و غمزہ و رفتار یار سے کے
ستم نہ ہار ایک دل اپنی وہ تین چار کے
ستم سے میں داد کہنے ہی کبھی کی مگر
خون جلا و ستم مرے صبر و قرار کے
وہیں مشک نہیں اُڑے ہونے ہی سب
طبیعتیں ہیں کہ دین لگانے کے حق میں
بلکہ پاس تقدیم ہوئی تھیں سو
کہ جدائی تھی کچھ تھا بہتا بادہ کا
ایک بلبلی کے تھا قفس میں مرا بادہ کا

ان کے بعد بہاری بیگن صاحب متلکی ہوئیں جلال و جلال خوب صورتی بلا کو ڈال تو آپ کے ہونے ہلنے لگا اگر بات نہیں منھ تو رنگ بجائے پیچھے سے اور کہ سنی برابر محفل میں ناچتی تھا نہیں بال کو ان کے بورے کسطرح اور اور ہنسنے ہی نہیں لگانے کے حق میں یا نہیں دل سے کچھ کم نہ تھیں۔ ان کے بعد زن بلون کا گاؤ دی [illegible] نقال کیا [illegible] سو لیجاتے اور جو نہ دیکھے وہ لیتا ہے نہ بات جیت کی تمیز نہ آبرو کا سلیقہ اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا بس پرچکا یہ جلسہ جا جم اور بچائے اسباب برات چڑھی آگے آگے وہ ہاتھی ایک برزق دوسرے پر لالہ رام دیا پرشاد وغیرہ ان کے پیچھے ہندو تین گاڑیاں اور اس کے بعد رنڈیاں سیکھیں سر تک سر برات کے پھر وہ [illegible] ملاں بہادی [illegible] پچھتاتی ہیں [illegible] نقارچیں بجاتے جا رہے سیٹھی جارہے تھے۔ خیر صاحب آدھے دن میں جو خلقت برات میں [illegible] جہاں تک

پھر سنا کہ ایک میدان میں بہت سے خیمے چھولداری گروہی بہری تھیں مہمان آدھے دن سے فاقہ سے بیہوش ہو کر چھولداریوں میں جو جا کر بیٹھ گئے۔ پردہ کے پہرے پر ایک سرے سے سب بیکھٹو باشی ہو گئے۔ ترنت میں گرد بڑ مچا کا ڈُہا۔ رام رام کرکے بارہ بجے سب کے بیروں کی پرشاد کا کرو دل ہوا۔ تو بہی مہمانوں کی آنکھیں بھر آنکا اور وہ بھی۔ کسی کو روٹی اور کسی کو ادھوری ملی۔ انتظام کی یہ کیفیت کہ میدان [illegible] سب نظر آ ہاتھ خیرجی پر بد سے ترنت میں پر تھے ہی ہاتھ گئے کہ سنا نے بیر گئے لپیر سنا ہے اپنے خیموں میں سب [illegible] تشید ہے ہو گئے [illegible] ریس دار چودھری کالو [illegible] صاحب نے تو عمر بھر لازم کے ساتھ چیت ہو گئے [illegible] صاحب کا خیمہ الگ لگا ہوا تھا [illegible] کر کے ہی خیمہ میں سر سے [illegible] ساتھ ہر دو [illegible] میں [illegible] لگا [illegible] سنگین [illegible] غرضکہ رات بھر بعض خیموں سے چپ چپ کے مختلف صدائیں آتی تھیں یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ یہاں کے دہی کی بیا بیان جاتے رہے ہیں خیر جی خدا خدا کر کے صبح ہوئی دن میں رقص و سرود شروع ہوا۔ وہی رنڈیاں وہی مہمان جو پہلے تھے سو اب بھی تھے البتہ دہقانیوں کا اضافہ ہو گیا تھا [illegible] جنگل کی طرح ایک [illegible] سے رنڈیوں کو گھور [illegible] آکر رہے تھے [illegible] صبح کو برات رخصت ہوئی اس روز کسی کی [illegible] واضح ہوئی [illegible] کی مدارات صرف فاقہ خاص عزیز [illegible] کر دئے گئے دو طرفی گو کو بھی لینے ادھر ادھر [illegible] کرتے پھر رہے تھے۔ باقی مہمان فاقہ مستی پر سوار اپنے اپنے گھروں کو واپس آئے جان بچی لاکھوں پائے جہیز کی خبر نہیں کہ اندر ہی اندر لین دین کا کیسا حساب و کتاب مچا کسی کو مطلب ہی کیا۔ رنڈی کے والا جائے یار کی والا [illegible] برات خوب ہو گئی۔ آپ آگے کیا لکھیں یہاں تبل ہی کچھ رہی تو گلے میں پھندا اٹک گیا۔ [illegible]

راقم

س۔م۔ن۔ا۔۱

## ہائے ہائے ہائے

ہے خدا سے بچے ہمارے اگر یہ زندگی ہائے گی
جنت بدنے کی خرابی اب ہماری ہائے ہائے
کیا ہوئی نازل بلا کا کون جاری اندرون
منہ پہ ازو تو نے جو ایکباری ہائے ہائے
مرض ہے یا قہر ہے یا ہے بلا طاعون یہ
ڈاکٹروں سے پوچھو جلدی ایکباری ہائے ہائے
مخبروں نے کیا مچائی ایسی آفت آج کل
ڈاکٹروں نے کیسی کھیلی ہوشیاری ہائے ہائے
گھر کے پہلے چھت کو توڑا اور کئے خالی مکان
رنڈواے جتنے تھے جو پھر تمہاری ہائے ہائے
سب کے لیجا دین بگڑو جو ہوا بیمار جب
کون سنتا ہے کسی کی آہ و زاری ہائے ہائے
گر یہی آفت رہی دو چار دن تک اور بھی
کون پھر پوچھیگا تجھ کو ریل گاڑی ہائے ہائے
جھونپڑی کا میں [illegible] آیا کرتی
ہے بڑی مقبول قدر کی سواری ہائے ہائے
کیا نصیبوں میں لکھی تھی یہ مصیبت استغفر
[illegible] یہ دو ہری سکھ ہائے [illegible]
چھاونی خالی ہوئی بھاگا بہت [illegible] ہائے
کیا خطا جانے یہ کس سب سے نکلی ہماری ہائے

ہاتھ پیر دب رہے ہیں سب ڈر دین نزکیون کا منہ
کوئی بھی سنتا نہیں یہ رو بیکاری ہا ہا ہے
جس طرف دیکھو یہی بس شور ہے اس کیمپ میں
اور ہر گلی کوچہ میں ہوتا گریہ زاری ہا ہا ہے
آج دیکھیں ہم جسے کل کر دیں ہی معدوم ہے
بانیوں کی چشم سے ہیں اشک جاری ہا ہا ہے
کوئی اب فریاد تک سنتا نہیں افسوس ہے
چل بسے ہیں سب جو تھے ساتھی ہمارا ہا ہو
گھر گئے سب بچے بچے رنگ کا کوئی نہیں
حکم حاکم ہو گیا ہے اب یہ جاری ہا ہا ہے
ہو نہ مر کے گھر گئے ہیں سب کے سب
جیتے جی مر رہے ہیں کہ ننگ یہ اسیری ہا ہا ہے
کہتے ہیں کمزور ہیں اور نرم تو ادا تندرست ہے
تڑپ کر مر جائینگے یہ ہی زخم کاری ہا ہا ہے
صدمے کا حال کون سنی مردمان کل ہند میں
آنے جانے کی مصیبت کیسی بھاری ہا ہا ہے
پلیگ ڈیوٹی میں یہ مصیبت ہیں اے دوستو
اپنے کیسے ہو گئے ہیں یہ احکام جاری ہا ہا ہے
چوکی جو کہ ہے یہ بیٹھی پولیس لیکر شہر میں
عام پر نہیں یہ مصیبت ہی ہماری ہا ہا ہے
چھوڑ کر چلو دیو یہ سب کہہ دو اے دل متقی
کیا غضب ہے ابھی یہ بیماری ہا ہا ہے
(نامہ نگار ...)

## لطیفہ

ڈاکٹر - میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ ہر روز صبح کھانا کھانے سے پہلے خوب پیدل چلا کرو۔

مریض - یہ حضرت کیا فرماتے ہیں - ہر روز صبح بندہ ۱۵ من تو لے جاتا لے جانے والے بہت سے ہے

---

## خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

اے ناظرین صاحبان - کیا ہی ایک نادر تحفہ آپکے پیش نظر کرنے میں آیا ہے جو کئی سال کے تجربہ اور کوشش بلیغ سے مرکب کیا گیا ہے اسکے ایک دفعہ کے استعمال سے آپ صاحبان ترکیب کنندگان کی داد دینے میں ہرگز توقف نہ فرمائیں گے - وہ تحفہ کیا ہے (خضاب لاجواب) مانند روغن کے بالوں میں لگا دیجئے سیاہ پانچ منٹ میں بال قدرتی سیاہی پر دیکھ لیجئے - طرفہ یہ کہ پندرہ یوم تک پھر آئینہ دیکھنے کی حاجت نہیں رہتی ہے بال نرم اور چمکدار رہتے ہیں - اس کی قیمت بالکل قلیل رکھی گئی ہے جس سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکے - قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک ذمہ خریدار پانچ بکس کے خریدار کو ایک بکس مفت دیا جاویگا ہر ایک درخواست کے تعمیل بذریعہ ویلیو پے ایبل ہوگی - ہمارے پاس صدہا سارٹیفکٹ اس خضاب لاجواب کے موجود ہیں لیکن بوجہ عدم گنجائش چند صاحبوں کے صرف نام نامی ذیل میں درج کرتے ہیں آپ اپنے اطمینان کے لیے صاحبان ذیل سے دریافت کر سکتے ہیں۔

(۱) آغا حسن علی صاحب - بالی گنج - کلکتہ

(۲) محمد شاہ صاحب

(۳) بابو امیر علی صاحب - پرانا قلعہ راولپنڈی

(۴) محمد حسین صاحب کریدٹ ماسٹر رسالہ نمبر ۵ بنگال

(۵) حکیم امام علی صاحب گرفتا بازار کلکتہ

المشتہر حضرت مولانا عاشق یزدانی سید نور شاہ صاحب مکان کوچہ یوسف ... ندوی نمبر ...

خضاب ... کردہ بال ... ذیل پتہ پر بھیجیں

---

## پندرہ روپیہ کا مال ایک روپیہ میں

علم دوست حضرات ہرگز یہ موقع ہاتھ سے نہ دیں - سوانح عمری امیر عبدالرحمن خان مرحوم جس کی ہندوستان کو عام طور پر ضرورت ہے چھپ تیار ہو گئی - صرف یہ سوانح عمری تھیکر اینڈ کو پندرہ روپیہ میں دیتا ہے اور اب تک اسکا اردو ترجمہ نہیں ہوا ہے راقم نے علاوہ اس ترجمہ کے گورنمنٹ ہند کی مراسلات و یورپین صاحبان کی خط و کتابت و دیگر سیاحوں کے چشم دید واقعات ابتدا کی حالت امیر مرحوم سے تا زمانہ وفات تخت نشینی امیر حبیب اللہ خان صاحب لکھکر یادگار اخیر نام رکھدیا ہے یہ لاجواب کتاب ہے ہر تعلیم یافتہ شخص کو دیکھنا چاہیے جو علاوہ سوانح عمری تاریخ افغانستان کے بطور نادر تاریخ کے ہے ایک ریسپشن کی سوانح عمری پولیٹیکل اور سوشیل معاملات پر ہے - قیمت صرف محصول ڈاک ہے - المشتہر ایم اے منظفر حسین ... مرادآباد محلہ ... دروازہ

## کوک شاستر

موسومہ

### مسراۃ العیش

یہ ایک طب کی کتاب ہے جو ہزاروں میں منتخب ہے بطور خصوص نوجوانان طالب العیش کے دستگیر ... ہندوستانی کیواسطے مجرب سے کوشش بلیغ سے جمع کیے ہیں جن کے عوض میں دنیا مالی کیا جان بھی قربان کرنے کو دریغ نہ کرین گے چار باب مردوں اور عورتوں سے متعلق ہیں مع تصویر قیمت ایک روپیہ - محصول ...

راقم - ابو ... محلہ قانون گویان مرادآباد

## اسلامی دنیا

ترکی کے ... ملکی قرضہ کو اپریل ۱۹۱۰ء سے دسمبر ۱۹۱۱ء تک ۷۱ لاکھ ۴۰ ہزار پونڈ آمدنی ہوئی جن میں سے بعد وضع اخراجات ۲۳۴۰۰ پونڈ عثمانیہ بینک میں جمع کر دئے گئے ہیں۔

حضور صدر اعظم نے ممالک محروسہ میں ترقی زراعت کے متعلق تدابیر سوچنے کے لئے جو کمیشن قائم کیا تھا اوس نے نہایت عمدہ تجاویز پیش کی ہیں جن کے عملدرآمد پر غور ہو رہا ہے۔

حضور خدیو معظم کی خدمت میں ۲۰ سال کو ہز ہائنس مینیلک شاہ حبشہ کا سفیر حاضر ہوا جس کے استقبال کے لئے اعیان دولت مصریہ پہلے سے اسٹیشن پر پہنچ گئے تھے۔ ملاقات نہایت تپاک سے ہوئی اور سفیر موصوف کا بڑا احترام و اکرام کیا گیا۔ مزاج پرسی ہوا اسنے حضور خدیوی میں اپنے شاہ کا مراسلہ اور دو قیمتی تحائف پیش کئے جو شاہ حبشہ نے خدیو کی خدمت میں بطور ہدیہ ارسال کئے تھے۔ خدیو نے اظہار شکر کے بعد ان تحائف کو نہایت خوشی سے قبول کیا۔ سفیر نہایت فصیح عربی بول سکتا تھا اس نے مصر اور حبشہ کے دوستانہ تعلقات پر بہت کچھ اظہار مسرت کیا۔ ایک گھنٹہ کے ملاقات کے بعد سفیر کو نہایت احترام کے ساتھ رخصت کیا گیا۔

مصری جنیوا سیلوٹ ٹیلیگراف اور الکندریہ کے بندر کی ... جو زیر ... سے ... عشرہ میں ... ۱۴۳۱ پونڈ ...

## جاسوسوں کی رپورٹیں

چیف کورٹ برہما میں مسٹر ہارٹنل واٹسن چیف جج مقرر کئے گئے۔ اب اپر برہما کے جوڈیشل کمشنر بھی اس پر پارلیمنٹ میں اعتراض کریں گے۔ کہ چیف جج بیرسٹر ہونا چاہئے نہ کہ سویلین۔ دیکھئے کیا نتیجہ نکلے۔

شہر میں مسیحی پادریوں اور فوجی افسروں کے درمیان چوگان بازی ہوئی۔ فوجی جیت گئے۔

حیدرآباد کے مسٹر سید علی بلگرامی آخر مارچ کو ولایت جائیں گے۔ فہرست قرآن شریف مکمل کر دی ہے۔ سید موصوف ہمبرگ کے جلسۂ علمائے شرق میں مدعو ہیں وہاں جرمن زبان میں لکچر دیں گے۔

مہاراجہ صاحب کولہاپور ۲۳ مارچ کو بنگلور میں آئے اس کے بعد کوہ اوٹکمنڈ کو تشریف لیجائیں گے۔

ماہ جنوری میں ہندوستان میں ۲۰ لاکھ ۷۰ ہزار روپیہ چہرہ شاہی سکوں کا ہوا کلکتہ میں ۱۶ لاکھ اسی باقی بمبئی میں۔

چھاؤنی دہرہ دون میں ولیسی نوجوانوں کے معالجہ کے لئے ایک نیا ہسپتال بنانا منظور کیا گیا ہے۔

سیلون سے ایک فوج جنوبی افریقہ کی خدمت کو روانہ ہوگی کہ والنٹیر کرنے میں مصروف ہیں۔

بنگالہ کے ضلع باقرگنج میں سور ... کے گلے فصلیں اجاڑ رہے ہیں۔ سنا ... کی فرصت ... جہاں ... جارہ ... کوشش

میں مسٹر پرسی انس کو زہریلے تیر سے ہلاک کر ڈالا۔

مظفرنگر میں بار بار ہی لعل پنڈت محکمہ تلاوری کو ایک بدمعاش نے جوتہ سے چاند ماری کی اسی جرم میں ملزم کو دو سال کی قید صاحب جنٹ کے اجلاس سے ہوئی۔

تحصیل کرانہ ضلع مظفرنگر مسجد خیل میں حافظ مقصود احمد عرصہ دس سال سے رہا کرتے تھے بہت ہی نیک بخت شمار ہوتے تھے ہچکس جیسی قوم کی لڑکی ان سے پاس تعلیم پاتی تھی۔ مرشد کے والدین نے حافظ صاحب نے نفس کا اختیار دے دیا مگر وہ آوارہ جاہل اس بات کو نہ سمجھے فوراً اجازت دیدی۔ حافظ صاحب نے اوسی رات بلوا کر در پردہ نکاح پڑھوائی اور اپنا خوب جشن منایا بعد میں یہ شہرت سب جگہ پھیل گئے اور لڑکی کے سامان باپ کو خبر ہوگئی مگر چونکہ کرانہ والے بہت ہی شریف آدمی ہیں اسوجہ سے حافظ صاحب کو رخصت ہی کر دیا آئندہ مفصل کیفیت درج ہوگی۔

قصبہ دیوبند ضلع سہارنپور میں ایک شخص جو قوم کا نداف تھا شہر کے چوکیدار کے لڑکے پر عرصہ سے عاشق تھا۔ اتفاق سے شہر میں ایک جگہ ناچ تھا عاشق نے منع کیا مگر وہ نہ مانا اور چلا گیا دات کو بیچارہ عاشق نے اپنی معشوق کے دروازہ پر جان دیدی۔ اس کی زہرہ آئندہ مفصل لکھیں گے۔

آ. ف
از قصبہ بڈھانہ

محسود وزیریوں کے ساتھ گفتگوئے مصالحت خاطر خواہ طور پر جاری ہے۔ بدمعاش سرغنے حوالے کئے جاوینگے۔ یہ بدمعاش سرغنے بالفعل افغانستان کو بھاگ گئے ہیں واپس آتے ہی گرفتار کرا دئے جاوینگے۔

نواب محمد اسلم خان صاحب سی آئی ای بھی جلسۂ تاجپوشی لندن میں مدعو کئے گئے ہیں۔

بنارس کے متعدد لاٹ بہیرو کی مدرسی [illegible] بدمعاش خراب کر گیا۔ پولیس سرگرم تحقیقات ہے۔

ضلع میانوالی کے موضع [illegible] پر بوجہ [illegible] کے قریب پولیس بابت ایک سال قائم کی گئی ہے۔

ہند میں طاعون زدوں کی تعداد ۳ لاکھ ۹۰ ہزار تک پہنچی۔ پچھلے ہفتے میں ۵۰ ہزار رہ گئے ہیں۔

گورنمنٹ میں [illegible] کے لئے اردو ۵ ہزار [illegible] دیا گیا۔

مسٹر فریزر چیف کمشنر آسام مستقل مقرر ہونگے۔

ہندوستان سے ۴۴ ہزار سکھ اور پنجابی جنوبی افریقہ کو روانہ کئے گئے ہیں۔

[illegible] میں مہاراجہ صاحب کے ولی عہد کی شادی خانہ آبادی کے دھوم دھام کے جلسے ہو رہے ہیں۔

مسٹر بادر خبر ریزیڈنٹ حیدرآباد جا رہے ہیں [illegible] کے [illegible] سے [illegible] ہیں۔

تجویز ہے کہ ایک ترکی سفیر کلکتہ میں اور ایک لاہور میں بھی مقرر کیا جائے۔

الہ آباد میں طاعون ترقی پر ہے یومیہ موتیں ۲۵ تک پہنچی ہیں۔

افسوس کہ منڈاپور بھی طاعون میں آلودہ ہو گیا۔

ہنٹر رل جبل پور میں [illegible] ہوتا ہے۔ آئندہ مہینہ سے [illegible] الہ آباد [illegible] وغیرہ [illegible] کو [illegible] جا سکا۔

شنگھائی کی خبر ہے کہ یہاں ریلوے پران [illegible] کی تجارت نہایت گرم ہے۔ علاوہ [illegible] گاڑیوں کے [illegible] اسپیشل ٹرینیں [illegible] سے رنگون میں آتی ہیں جن پر [illegible] ہوتا ہے اور [illegible] ہزار [illegible] ریلوے پہنچتا ہے کہ بذریعہ جہازوں کے ممالک غیر کو بھیجا جاتا ہے۔

برطانیہ اعظم کی تجارت [illegible] میں دو ماہ فروری [illegible] ۱۹ لاکھ ۸۲ ہزار پونڈ اضافہ تھا تجارت بر آمد میں اضافہ پونے ۳ لاکھ پایا گیا ہے۔

الہ آباد یونیورسٹی کے امتحانات کی نسبت آخر کار یہ حکم دیا گیا کہ جو طالب علم علاوہ الہ آباد کے لکھنؤ میں بھی نئے جائیں۔ الہ آباد کا مرکز بدستور قائم رہیگا لیکن دیگر مقامات کے امیدواروں کے لئے لکھنؤ میں ایک شاخ قائم کی جائیگی۔

جاپان کی بحری فوج میں [illegible] سپاہی ہیں۔ اور بری فوجوں کی کل تعداد قریب ۱۲ لاکھ کے ہے۔

برٹش کی بحری طاقت کا سالانہ خرچ ۳۴ کروڑ روپیہ ہے اس سے اتر کر امریکہ کا ۱۹ کروڑ اور فرانس کا ۲۰ کروڑ روپیہ ہے۔ جرمنی ۱۱ کروڑ، روس ۱۲ کروڑ، جاپان ۷ کروڑ روپیہ ہے۔ اور اٹلی کا سالانہ خرچ ۶ کروڑ ہے۔

مسٹر [illegible] ایک [illegible] شاہی [illegible] سلطنت کا حکم دیا گیا۔ یہ [illegible] عبادت [illegible] ہوگی۔

جسٹس [illegible] کے سرکار دو [illegible] سے غرض دی ہے کہ [illegible] انتظام [illegible] بحث [illegible] مشہور [illegible] تسلیم کر لی ہے۔

گورنمنٹ [illegible] کا آئندہ جلسہ ۱۴ مارچ کو [illegible] کو ہوگا۔

[illegible] کا [illegible] نام [illegible] ہیں کہ [illegible] ہو جائیگا۔

[illegible] حیدرآباد میں [illegible] دو [illegible] جن میں [illegible] صرف کرینگے [illegible] ہیں۔

یہ خبر [illegible] کو بالزام گستاخی [illegible] بالکل غلط ہے۔

## طاعونی شکار

| تاریخ | مبتلا طاعون | اموات طاعون | اموات کل اموات |
|---|---|---|---|
| ۹ مارچ | ۱۳۰ | ۱۳۵ | ۱۴۰ |
| ۱۰ " " | ۱۳۰ | ۹۹ | ۱۳۴ |
| ۱۱ " " | ۲۲۹ | ۱۲۳ | ۲۲۹ |
| ۱۲ " " | ۱۹۶ | ۱۰۵ | ۲۰۳ |
| ۱۳ " " | ۱۷۷ | ۱۲۱ | ۱۸۷ |
| ۱۴ " " | ۱۴۹ | ۱۲۷ | ۲۲۳ |
| ۱۵ " " | ۱۳۱ | ۹۹ | ۲۰۵ |

مطبع [illegible] میں [illegible] بازار میں حکیم محمد عبدالحمید [illegible] دہلوی [illegible] ایڈیٹر کی اہتمام سے چھپا